صدّیق کیلئے ہے
خُدا اور رسول بس!

13-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

بیان:7 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ جُمادَی الاُخریٰ کا مہینا ہے، اس مہینے کی 22 تاریخ کو عاشِقِ اکبر اَمیرُ المومنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس دُنیا سے وصال فرمایا، اس لئے اس مہینے کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا کچھ ذکرِ خیر، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مختصر تعارف، چند فضائل و کمالات، آپ کی کرامات، کرامت کی شرعی حیثیت، کرامت کا حکم اور اس کے علاوہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایک کرامت سنتی ہیں: چُنانچہ

www.dawateislami.net

کھانے میں برکت

امیرُ المومنین، حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بڑے بیٹے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دستر خوانِ نبوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی زوجہ نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کیا: میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن (Utensils) میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے متعجب ہو کر اپنی زوجہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر عرض کیا: واقعی یہ کھانا تو پہلے

www.dawateislami.net

سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافلہ دربارِ رسالت میں اترا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار (leaders) تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دیگر سوار بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سرداروں اور دیگر مہمانوں نے اس کھانے کو پیٹ بھر کر کھایا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی یہ کیسی زبردست اور ایمان افروز کرامت تھی، مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے میں اس قدر برکت بلکہ ظاہری کثرت ہوئی کہ مہمانوں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی زوجہ محترمہ نے مہمانوں کے پیٹ بھر کر کھا چکنے کے باوجود پہلے کے مقابلے میں اس کھانے کے تین گنا زیادہ ہونے کی قسم کھائی، حتی کہ بارہ سرداروں اور ان کے ساتھ کئی سواروں پر مشتمل جو وفد حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وفد کے تمام افراد نے بھی پیٹ بھر کر وہ کھانا کھایا مگر برتن میں کھانا باقی رہا۔ یاد رہے کہ جہاں یہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی کرامت ہے وہیں یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ کیونکہ امتی سے ظاہر ہونے

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ مختصرا
حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء ۔۔۔ الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ ۔۔۔ الخ، ص ۶۱۱

www.dawateislami.net

والی کرامت حقیقت میں اس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ

حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ کرامت ہے کہ وہ کھانا بہت سے لوگوں کے لئے کافی ہوگیا اور پھر بچ بھی رہا اور یہ کہ اولیا کی کرامات حق ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کبھی دوسروں سے بھی (بطورِ کرامت) ظاہر ہوتے ہیں، یعنی ولی کی کرامت دراصل نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کرامت کے بارے میں ایک واقعہ سُنا۔ آیئے! مزید کرامت سُننے سے پہلے ان کا کچھ تعارف اور شان و کمالات کے بارے میں سنتی ہیں:

حضرت صدیقِ اکبر کا تعارف

امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”عاشقِ اکبر“ کے صفحہ 3 پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ☆ خلیفۂ اوّل، جانشینِ مصطفٰے، امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنیت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! صِدّیق کا معنیٰ ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلَقّب ہوگئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ

1 . . . فیوض الباری، ۲/ ۲۷۴ بتقدم و تاخر

www.dawateislami.net

بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔ سرکارِ عالی مرتبت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ لقب ہوا۔[1] ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجرے سے مل جاتا ہے، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّہ میں پیدا ہوئے، ☆ امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ صَحابی ہیں جنہوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس قدر کمالات و فضائل والے ہیں کہ اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، ☆ تمام جِہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور ☆ صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا حق ادا کیا، ☆ 2 سال 7 ماہ خلافت کے منصب پر فائز رہ کر 22 جمادَی الاُخریٰ 13 ہجری پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، ☆ امیرُ المومنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منوّرہ میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مقدّس میں دَفن ہوئے۔[2]

1…تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

2…الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ، فصل فی الصحابہ، ابو بکر الصدیق، ص ۵۸۷ – تاریخ الخلفاء، ص ۲۶ تا ۲۷ ماخوذا

www.dawateislami.net

آیئے! اب مولائے کائنات، مولا مشکل کُشا، حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت صدّیقِ اکبر کی جو شانیں بیان کی ہیں اُن کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

شانِ صدیق اکبر بزبانِ علیُّ المرتضیٰ

حضرت اُسَید بن صفوان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج و غم کے آثار تھے، ہر شخص شِدَّتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے آنسو جاری تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس کھڑے ہوگئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے صدّیقِ اکبر! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہترین رفیق، اچھے عاشق، بااعتماد رفیق اور محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رازداں تھے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیزگار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صحبت سب سے

www.dawateislami.net

اچھی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہمارے لئے بہترین واسطہ تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اندازِ خیر خواہی، دعوت و تبلیغ کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللہ پاک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم عاشقِ اکبر امیرُ المومنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کرامات کے بارے میں سُن رہی تھیں، آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک اور زبردست کرامت کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

بیٹی پیدا ہونے کی بشارت

مدینۂ منوّرہ کے بہت بڑے مفتی حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے مرضِ وفات میں اپنی صاحبزادی اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدُ الرّحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ

1…الریاض النضرة، القسم الثانی…الخ، الفصل الرابع عشر…الخ، ذکر ثناء علی…الخ ۱/ ۲۶۲ تا ۲۶۳ ملتقطا

www.dawateislami.net

(Share) لے لینا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عرض کیا: ابّا جان! میری تو ایک ہی بہن بی بی اسما ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میری زوجہ بنتِ خارجہ جو کہ حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔[1] حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ''اُمِّ کُلثُوم'' رکھا گیا۔[2]

دو(2) کرامتوں کا ثبوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (1) ایک کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو وفات سے پہلے ہی اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ میں اسی مرض میں اس دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں گا اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تقسیمِ وراثت کیلئے وصیّت (Will) کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ میرا مال آج میرے وارثوں کا ہو چکا ہے۔ (2) اور دوسری کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی حاملہ زوجہ کے مُتَعَلِّق یقینی طور پر بتا دیا تھا کہ ان کے شکم میں لڑکی ہی ہے۔ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانشین حضرت

1…تاریخ الخلفاء، ص ۶۳ ماخوذا، حجة الله علی العالمین، الخاتمة فی اثبات کرامات الاولیاء…الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة جمیلة…الخ، ص ۶۱۱ ماخوذا

2…شرح الزرقانی علی المؤطا، کتاب الاقضیة، باب مالا یجوز من النحل، ج ۴، ص ۶۱ ماخوذا

www.dawateislami.net

ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دو عظیمُ الشّان کرامتیں ہیں۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف و حکم

حضرت علامہ سَیِّد عبدُ الغنی نابُلُسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کرامت کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں: کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت کام ہے جو ایسے بندے کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کی نیک نامی مشہور و ظاہر ہو، وہ اپنے نبی کا تابع دار، درست عقیدہ رکھنے والا اور نیک عمل کا پابند ہو۔ [2] خلافِ عادت کام سے مراد وہ کام ہے جو عام طور پر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ افعال، کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔ [3]

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کراماتِ اولیا حق ہے، اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ [4]

ولی سے ظہورِ کرامت ضروری نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کے ولی سے کرامت ظاہر ہونا، اس ولی

1 ... حجة الله على العالمين، الخاتمة فى اثبات كرامات الاولياء ... الخ، المطلب الثالث فى ذكر جملة جميلة ... الخ، ص ۶۱۲ ماخوذا

2 ... الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، الباب الثانى فى الامور المهمة فى الشريعة، الفصل الاول فى تصحيح الاعتقاد، ۱/۲۹۲

3 ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص ۴۶

4 ... بہارِ شریعت، ۱/۲۶۸، حصہ: ۱

www.dawateislami.net

کی عظمت و شان پر دلالت کرتا ہے، کرامت ظاہر ہونے سے لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و شرافت گھر کر جاتی ہے، مگر یاد رہے کہ ہر ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں، بعض اولیائے کرام کرامات ظاہر فرما دیتے ہیں اور بعض اپنی کرامت ظاہر نہیں فرماتے لیکن اس سے اُن کے ولی ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چُنانچہ شیخِ اکبر محیُّ الدین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ترکِ کرامت ولیُّ اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ کرامت کا چھپانا اہلِ حق اور مردانِ خدا کے نزدیک لازم ہے۔[1] مزید فرماتے ہیں: اکابر (بڑے) صوفیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کرامات کو رعونتِ نفس (یعنی نفس کا تکبُّر) سمجھتے ہیں، ہاں اگر ضرورت پیش آئے تو اسے ظاہر کر دیتے ہیں۔[2]

صحابۂ کرام افضلُ الاولیا ہیں

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: علما و اکابرینِ اسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا اِس پر اِتفاق ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم "اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء" ہیں۔ قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اگرچہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہر گز ہر گز وہ کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ

1 ... جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، ۱/۳۸

2 ... جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، ۱/۴۱

www.dawateislami.net

کثرتِ کرامت، اَفضَلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت دَرحقیقت بارگاہِ الٰہی کے قُرب کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم چونکہ نِگاہِ نبوّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فیوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ الٰہی میں اِن بُزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصِل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللہ کو حاصِل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِم سے حددَرَجہ اَفضل واَعلیٰ اور بلند وبالا ہے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی ولایت کے اعلیٰ درجے، درجۂ غوثیت پر فائز ہونے کے باوجود اُنہی اولیا میں شُمار ہوتے ہیں جنہوں نے بہت کم کرامات ظاہر فرمائیں البتہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جلیلُ القدر صحابی تھے اور تقویٰ وپرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اللہ پاک اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آپ کا کیا مرتبہ تھا آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چُنانچہ

فضائلِ صدیقِ اکبر بزبانِ مصطفےٰ

(1) ارشاد فرمایا: لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور مال کے ذریعے مجھ پر سب

1 . . . کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۹ تا ۱۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

سے زیادہ احسان کیے وہ ابو بکر صدّیق ہیں، لہٰذا ان سے محبّت رکھنا، ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری امت پر واجب ہے۔(1)

(2) ارشاد فرمایا: فرشتے ابو بکر صدّیق کو روزِ قیامت لائیں گے، اور انبیا و صدّیقین کے ساتھ جنّت میں جگہ دیں گے۔(2)

(3) حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)۔(3)

اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے　　ہم کو صدیقِ اکبر سے پیار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت صدیقِ اکبر کی اہم خدمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ہی تھے کہ فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا، اس موقع پر عاشقِ اکبر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں ایسی ایسی دینی خدمات انجام دیں جنہیں بھلایا

1 ... الرياض النضرة، الفصل التاسع في خصائصه، ذكر اختصاصه...الخ، ١/١٢٩

2 ... كنز العمال، كتاب الفضائل، الباب الثالث في ذكر الصحابة...الخ، جزء ١، ٢٥٥/١، حديث: ٣٢٦٢٣

3 ... بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة ذات السلاسل، ١٢٦/٣، حديث: ٤٣٥٨

www.dawateislami.net

نہیں جاسکتا۔ آیئے ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی بعض اہم دینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچِہ

فتنۂ اِرتداد کا خاتمہ

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی ایک اہم دینی خدمت یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فتنۂ ارتداد کا خاتمہ فرمایا۔ یعنی زکوٰۃ کا انکار کرنے اور اسلام سے پھر جانے والوں کے سامنے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مضبوط پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے اور اس کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس فتنے کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کس طرح زکوٰۃ کا انکار کرنے اور مُرتَد ہو جانے والوں کی سرکوبی کی اور اس حوالے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی باطنی نگاہ کیسی تھی؟ آیئے! اس کی کچھ تفصیل سنتی ہیں: چُنانچِہ

امام جلالُ الدین سُیُوطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "تاریخ الخلفاء" میں فرماتے ہیں: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی خبر جب چاروں طرف عام ہوئی تو عرب کے بہت سے قبیلے (Tribes) مرتد ہو گئے اور ادائیگیِ زکوٰۃ سے گریز کرنے لگے (جن میں بحرین، عُمان، مہرہ، یمن، کندہ اور حضر موت کے مرتدین شامل تھے) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا۔ اس وقت حضرت عُمر فارُوق اور بعض دوسرے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایک رسّی (Rope) یا ایک بکری کا بچّہ (یعنی معمولی سے معمولی چیز) بھی جو رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں زکوٰۃ دیا کرتے تھے، اس کے دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عُمر فارُوق

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: آپ کلمہ پڑھنے والوں سے کیسے جنگ کرسکتے ہیں جبکہ ان کی جان اور مال محفوظ ہوتے ہیں۔

اس پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بخدا! میں ان سے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے کی وجہ سے لڑوں گا۔ (یعنی وہ نماز تو پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ زکوٰۃ (نماز کی طرح فرض ہے اور) بیتُ المال (Public treasury) کا حق ہے اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ حق پر جنگ کی جائے۔ یہ جواب سن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: بخدا! مجھے یقین ہو چکا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حق پر ہیں اور اللہ پاک نے آپ کے دل کو اس جنگ کے لئے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حکم پر حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے منکرینِ زکوٰۃ سے جنگ کی، کئی افراد کو گرفتار بھی کیا اور باقی لوگ پھر سے مسلمان ہوگئے۔[1]

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صدیقِ اکبر"** میں ہے: 11 سنِ ہجری کے اختتام اور 12 سنِ ہجری کی ابتدا سے پہلے پہلے یعنی کم وبیش ایک سال کی مدّت میں امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ملکِ عرب کے فتنۂ اِرتداد کو مکمل طور پر ختم فرمادیا۔ مُحَرَّمُ الْحرام 12 سنِ ہجری میں جزیرۃُ العرب مشرکین ومرتدین سے بالکل پاک وصاف ہو چکا تھا اور اس کے کسی گوشے اور حصے میں شرک وارتِداد نام کی کوئی سیاہی باقی نہ رہی تھی۔[2]

1...تاریخ الخلفاء، ص ۵۶-۵۷ ملخصا

2...فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۴۰۰

www.dawateislami.net

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اسی دینی خدمت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد نفاق نے سر اٹھایا، عرب (کے بعض قبائل) مرتد ہوگئے اور انصار نے بھی علیحدگی اختیار کرلی، اتنی مشکلیں جمع ہوگئیں کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ (Mountain) پر پڑتیں تو وہ بھی اس بار کو نہ اٹھا سکتا لیکن میرے والد ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زبردست ثابت قدمی سے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کیا اور ہر ایک کا حل نکالا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ ثواب کے حق دار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک بہت ہی اہم دینی خدمت یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآنِ پاک کو جمع فرما کر اس اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جیسا کہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اَعْظَمُ النَّاسِ فِی الْمَصَاحِفِ اَجْرًا اَبُوْ بَکْرٍ رَحْمَۃُ اللہِ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ کِتَابَ اللہِ یعنی مَصاحِف میں سب سے زیادہ ثواب حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہے اور اللہ پاک ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآنِ پاک کو جمع فرمایا۔[2]

سب سے پہلے جامعِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں سب سے پہلے

---

1 ۔۔۔ تاریخ الخلفاء، ص ۵۵

2 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۵۳۴/۱۳، تحت الحدیث: ۴۹۸۶

www.dawateislami.net

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جامعِ قرآن فرمایا گیا ہے اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی جامعِ قرآن کہا جاتا ہے، ان دونوں باتوں میں تفصیل اور جامعِ قرآن کی بہترین و نفیس تحقیق کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جامعِ قرآن سے مُتَعَلِّق ایک فتوے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

جمعِ قرآن کا تاریخی پس منظر

قرآنِ عظیم کا حقیقی طور پر جمع فرمانے والا اللہ پاک ہے کہ خود قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴾ (پ ۲۹، القیامۃ: ۱۷) ترجَمۂ کنزُالایمان: "بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔" پھر جامعِ حقیقی یعنی رَبِّ کریم کے مظہرِ اوّل حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ کیونکہ جس خوبصورت ترتیب پر آج قرآنِ پاک کی تمام آیاتِ مُبارَکہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں یہی ترتیب لوحِ محفوظ کی ہے اور حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قرآنِ پاک پہنچایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق اسی زمانہ میں تمام آیات اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہو گئیں۔ قرآنِ عظیم 23 برس میں مُتَفَرِّق آیتیں ہو کر اُترا، کسی سورت کی کچھ آیات اترتیں، پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں، پھر پہلی والی سورت کی نازل ہوتیں، حضور پُرنُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں، فلاں آیت کے بعد فلاں سے پہلے رکھی جائیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب بنتی چلی گئی، اسی ترتیب پر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر

www.dawateislami.net

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اسے نمازوں اور تلاوتوں میں پڑھتے۔

سورتیں اگرچہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک زمانے میں ترتیب وار ہوچکی تھیں مگر ایک جگہ جمع نہ تھیں بلکہ مختلف پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہا میں مختلف جگہوں پر موجود تھیں البتہ اس وقت حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کے مُبارَک سینوں میں مکمل قرآن محفوظ تھا۔ حتی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا سے پردہ فرمالیا۔ جب خلیفۂ برحق حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے زمانۂ خلافت میں جنگِ یمامہ واقع ہوئی اور اس میں بکثرت ایسے صحابۂ کرام شہید ہوئے جو حافظِ قرآن تھے تو حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ صدّیقی میں عرض کی: جنگِ یمامہ میں بہت حُفّاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حُفّاظ یونہی شہید ہوتے رہے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا، میری رائے ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قرآن ایک جگہ جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو ابتدا میں اس میں تردُّد ہوا کہ جو کام حضورِ اَقۡدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ کیا ہم کیوں کریں، حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عرض کیا کہ اگرچہ رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ کیا مگر بخدا یہ نیکی کا کام ہے، آخرکار صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا بھی ذہن بن گیا اور آپ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور دیگر حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو اس عظیم ترین کام کا حکم دیا اور کچھ ہی عرصے میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ سارا قرآنِ عظیم ایک جگہ جمع ہوگیا۔

www.dawateislami.net

البتہ اب تک ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی اور وہ صحیفے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حیات تک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس ہی رہے، ان کے بعد امیرُ المومنین حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ان کے بعد ان کی صاحبزادی (Daughter) اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس رہے۔

عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے رہتے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ (Pronunciation) اور لہجے مختلف تھے اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک زمانے میں قرآنِ عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لئے اللہ پاک کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرما دی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور لہجے میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرے اگرچہ قرآنِ مجید "لغتِ قریش" پر نازل ہوا تھا۔ زمانۂ نبوّت کے بعد چند مختلف قوموں کے بعض افراد کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی کہ جس لہجے اور لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، اس طرح کوئی کہنے لگا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے اور کوئی کہنے لگا نہیں بلکہ دوسرے لہجے میں ہے یہاں تک کہ امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانے میں یہ نوبت آگئی کہ لوگ اس معاملے میں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو آئندہ تم سے کیا امید ہے؟ چُنانچہ امیرُ المومنین حضرت علیُّ المرتضیٰ اور دیگر اکابر صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی اتفاقِ رائے سے یہ طے پایا کہ پوری

www.dawateislami.net

امت کو خاص **"لغتِ قریش"** پر جس میں قرآنِ مجید نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغتوں سے باز رکھنا چاہئے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جو صحیفے جمع فرمائے تھے وہ اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے منگوا کر ان کی نقلیں لی جائیں اور تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کر دی جائیں، پھر وہ مَصاحِف اسلامی شہروں میں بھیج دیئے جائیں اور سب کو حکم دیا جائے کہ وہ اسی لہجے کی پیروی کریں۔ چُنانچہ اسی درست رائے کی بِناء پر امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے وہ صحائف منگوائے اور ان کی نقلیں (Copies) تیار کر کے تمام شہروں میں بھیج دی گئیں۔ اسی عظیم کام کی وجہ سے امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی "جامعُ القرآن" کہا جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَلِکُ الْعُلَماء کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام سے پھر کر مرتد ہو جانے والوں کے خلاف کاروائی فرمائی اور قرآنِ کریم کی حفاظت کے پیشِ نظر جمع قرآن کا عظیم احسان ہم پر فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بعد اسی عظیم دینی خدمت کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، غرض یہ کہ ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندے انتہائی اخلاص کے ساتھ دِین کی مختلف خدمات سر انجام دیتے رہے، دین کے انہی عظیم خدمت

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶ /۴۳۹ تا ۴۵۲ ملخصا

www.dawateislami.net

گاروں میں سے اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد شاہ محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی دِین کی خدمت ہی کے لئے وقف کر رکھی تھی، چونکہ آپ کا عرسِ مُبارَک اسی جمادی الاُخری کے مہینے کی 19 تاریخ کو منایا جاتا ہے لہٰذا اس مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی کچھ ذکرِ خیر سنتی ہیں، اے کاش ان بزرگوں کے عظیم تذکرے کے صدقے ہمارے اندر بھی دِین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نُورانی اولاد میں سے ہیں۔ اپنے وقت کے ممتاز عالمِ دین، زبردست مفتی، بے مثال مُصَنِّف، ماہِر مُدَرِّس، اسلامی دانشور، بہترین استاد صوفیِ باصفا، وقت کے ولی اور پیرِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سارے علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہت سے لوگوں نے علم کا فیض حاصل کیا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حیات پر لکھی جانے والی کتاب "حیات ملک العلماء" میں ہے: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہندوستان کے ان عالموں اور مُصَنِّفوں میں سے تھے جن کی علمی شہرت دُور دُور تک پھیلی اور جن کی تصانیف سے پاک و ہند کے رہنے والے بڑی تعداد میں مستفید ہوئے، وہ ٹھوس علمی صلاحیت رکھنے والے کامیاب اور شفیق استاد، علمی تقریر کرنے والے مقرر، دل نشیں باتیں کرنے والے مؤثر واعظ، اپنے علم سے بدمذہبوں کو لاجواب کر دینے والے مُناظِر اور پچاسیوں کتابوں کے نامُور مُصَنِّف تھے

www.dawateislami.net

جن کی تالیفات وتصنیفات کا دائرہ وسیع تھا اور بہت سے عُلوم وفُنون پر مشتمل۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تالیفات و تصنیفات کی تعداد 70 سے زائد ہے تصانیف کا سلسلہ کم و بیش 50 سال تک جاری رکھا، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیث ، اُصولِ حدیث، فقہ ، اُصولِ فقہ، تاریخ، سیرت، فضائل، مَناقِب، اخلاق، نصائح، صرف، نحو، مَنطِق، فلسفہ، کلام، ہیئت، توقیت(یعنی نمازوروزہ اور سحر وافطار وغیرہ کے لئے اوقات کار نکالنے کے علم)، تکسیر اور مناظرے وغیرہ علوم پر مشتمل کتابیں تحریر فرمائیں۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ محبّتِ رسول میں سرشار رہا کرتے، بہت سی دِینی مشغولیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خاصا وقت وظائف و اوراد اور یادِ الٰہی کے لئے مخصوص تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے اس ہونہار شاگرد(Promising Student)کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شعر یہ انداز میں اس طرح دعا مانگتے ہیں:

میرے ظفر کو اپنی ظفر دے　　اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُرملال

مَلِکُ الْعُلَما مولانا ظفرُ الدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عرصے سے بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا تھے اور بہت کمزور ہوگئے تھے۔ لیکن ان کی عبادت و ریاضت میں کبھی کوئی

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ملتقطا

2 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ماخوذا

www.dawateislami.net

کمی نہیں آئی، نہ ان کے روزانہ کے معمولات میں کوئی فرق۔ زندگی کے آخری دن تک علمی و دینی فرائض حسبِ معمول انجام دیتے رہتے۔ پیر کی رات 19 جُمادَی الاُخریٰ 1382 ہجری مطابق 18 نومبر 1962 عیسوی کو ذکرِ جہر، اللہ اللہ کرتے اس طرح وصال فرماگئے کہ کچھ دیر تک اہلِ خانہ کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وصال فرما چکے ہیں۔ دوسرے دن حضرت شاہ محمد ایوب شاہدی رشیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ، جن سے انہیں فردوسی، شطّاری، سہروردی اور کچھ مزید سلسلوں میں خلافت واجازت حاصل تھی، حُسنِ اتفاق سے تشریف لے آئے اور انہوں نے ہی ملکُ العلماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1] اللہ پاک ان کے درجے بلند فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بلاحساب مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

---

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص١٦ ملخصا

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٥٥، حدیث:١٧٥

www.dawateislami.net

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحۡمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو

1...بہارِ شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶

2...شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3...کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴

www.dawateislami.net

جائیں گی اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھادیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

www.dawateislami.net